شوہر کی 15 دن سے زیادہ رہنے کی نیت ہو اور بیوی کی کم، تو بیوی قصر کرے گی یا نہیں؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-438

تاریخ اجراء: 14 ذی الحجۃ الحرام 1445ھ / 21 جون 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر میاں بیوی دونوں ایک ساتھ پانچ سو (500) کلو میٹر دور کسی جگہ پر سفر کر کے جائیں، اور وہاں شوہر مقیم ہو جائے، جبکہ بیوی وہاں صرف پانچ دن کے لیے گئی ہو، تو ایسی صورت میں بیوی کے لیے نمازوں میں قصر کرنے اور نہ کرنے سے متعلق کیا حکم ہو گا؟ کیا بیوی مقیم نہ ہونے کی وجہ سے قصر نماز ادا کرے گی، یا پھر شوہر کی اتباع میں پوری نماز پڑھے گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں عورت وہاں پندرہ دن سے کم یعنی صرف پانچ دن ٹھہرنے کی وجہ سے مسافر رہے گی، لہذا قصر نماز ادا کرے گی، اور اپنے شوہر کے اتباع میں پوری نماز ہرگز نہیں پڑھے گی، نیچے درج ذیل تفصیل پڑھنے سے اس مسئلے کا جواب بخوبی واضح ہو جائے گا۔

تفصیل یہ ہے کہ ایسا شخص جو اپنے اختیار سے سفر و اقامت نہیں کر سکتا ہو، بلکہ کسی کا تابع ہو جس کی اطاعت اس کو لازم ہو، اور وہ اپنے متبوع کے ساتھ سفر کرے، تو ایسے شخص کے سفر و اقامت سے متعلق شریعت مطہرہ نے اس کی اپنی نیت کا اعتبار نہیں کیا، بلکہ متبوع یعنی جس کا یہ تابع ہے، اُس کی نیت کا اعتبار کیا ہے۔ بیوی بعض صورتوں میں شوہر کے تابع ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں نہیں، اگر شوہر نے بیوی کا مہر معجل ادا کر دیا ہو، یا شوہر کے ذمہ مہر معجل لازم ہی نہ ہو، تو اس صورت میں بیوی شوہر کے تابع ہوتی ہے، اور سفر و اقامت سے متعلق شوہر کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جب بیوی، شوہر کی تابع ہے، تو اس کی اطاعت اس پر لازم ہے، اگر شوہر بیوی کو اپنے ساتھ مقیم ہونے کا کہے، تو عورت اپنے آپ کو شوہر سے روک نہیں سکتی، شوہر جہاں چاہے گا، بیوی کو وہیں رہنا ہو گا اور اگر شوہر، بیوی کو اپنے ساتھ سفر کرنے کا کہے، تو وہ شوہر کے ساتھ جانے سے منع نہیں کر سکتی، اسے بہر صورت اپنے شوہر

کی اطاعت کرنی ہو گی، لہٰذا اس سبب سے شریعت مطہرہ نے یہاں بیوی کی اپنی نیت کا اعتبار نہیں کیا، بلکہ متبوع یعنی شوہر کی نیت کو معتبر مانا ہے، ہاں اگر شوہر نے مہر معجل ادا نہ کیا ہو، تو مہر معجل کی عدم ادائیگی کے سبب احکام سفر میں بیوی اپنے شوہر کے تابع نہیں ہو گی، بلکہ خود اپنے ارادے میں مستقل ہو گی، اور اس کی اپنی نیت کا اعتبار ہو گا۔

یہ تو ایک مطلق صورت کا حکم ہے کہ جس میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ سفر کرے اور سفر و اقامت میں اسے اپنے شوہر کی طرف سے کسی بات کا اختیار نہ ہو، تو اس صورت میں وہ شوہر کے تابع ہو گی، لیکن جہاں بیوی کو شوہر کی طرف سے مقیم ہونے، یا مسافر رہنے کا اختیار حاصل ہو جائے، یا باہمی رضامندی سے شوہر اور بیوی میں یہ طے ہو جائے کہ شوہر یہاں مقیم ہو گا، جبکہ عورت پندرہ دن سے کم رہ کر واپس چلی جائے گی، یا شوہر وہاں صرف پندرہ دن سے کم مدت رہ کر واپس چلا جائے گا، اور عورت وہاں پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرے گی، تو وہاں عورت کی اپنی نیت معتبر ہو گی۔ کتب فقہ میں واضح تصریح موجود ہے کہ جب شوہر عورت کا معاملہ اس کی اپنی نیت پر چھوڑ دے، تو بیوی کے خود مختار ہونے کے سبب وہ شوہر کے تابع نہ رہے گی، اور جب شوہر کے تابع نہ رہے گی، تو سفر و اقامت سے متعلق اس کی اپنی نیت ہی معتبر ہو گی، شوہر کی نیت کا لحاظ نہیں ہو گا۔

جب بیوی اپنے شوہر کے ساتھ سفر پر ہو، جس میں اسے شوہر کی طرف سے کسی قسم کا کوئی اختیار حاصل نہ ہو، تو وہاں سفر و اقامت سے متعلق اس کی اپنی نیت کا اعتبار نہیں، بلکہ شوہر کی نیت کا اعتبار ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”وکل من کان تبعاً لغیرہ یلزمہ طاعتہ یصیر مقیماً باقامتہ و مسافراً بنیتہ و خروجہ الی السفر کذافی محیط السرخسی۔ الاصل أن من یمکنہ الاقامۃ باختیارہ یصیر مقیماً بنیۃ نفسہ و من لا یمکنہ الاقامۃ باختیارہ لا یصیر مقیماً بنیۃ نفسہ حتی أن المرأۃ اذا کانت مع زوجھا فی السفر و الرقیق مع مولاہ و التلمیذ مع استاذہ و الاجیر مع مستاجرہ و الجندی مع امیرہ فھؤلاء لا یصیرون مقیمین بنیۃ أنفسھم فی ظاھر الراویۃ کذافی المحیط“ ترجمہ: ہر وہ شخص جو اپنے غیر کے تابع ہو، جس کی اطاعت اس کو لازم ہو، تو ایسا شخص اس متبوع کے مقیم ہونے سے مقیم ہو گا اور اس کی نیت اور اس کے شرعی سفر پر نکلنے سے مسافر ہو گا، یونہی محیط سرخسی میں ہے: اصل یہ ہے کہ جس کو اپنے اختیار سے اقامت پر قدرت ہو، تو وہ اپنی نیت سے مقیم ہو گا اور جس کو اپنے اختیار سے اقامت پر قدرت نہ ہو، تو وہ اپنی نیت سے مقیم نہیں ہو گا، یہاں تک کہ عورت جب شوہر کے ساتھ سفر میں ہو اور غلام آقا کے ساتھ اور شاگرد اپنے استاذ کے ساتھ اور اجیر اپنے مستاجر کے

ساتھ اور لشکر اپنے امیر کے ساتھ، تو ظاہر الروایہ کے مطابق یہ سب کے سب اپنی نیت سے مقیم نہیں ہوں گے، اسی طرح محیط میں ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد1، صفحہ141، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اگر عورت کا مہر معجل شوہر نے ادا کر دیا ہو، تو عورت شوہر کے تابع ہو گی، ورنہ نہیں، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(والمعتبر نیۃ المتبوع) لانہ الاصل لا التابع (کامرأۃ۔۔۔مع زوج) وفاھا مھرھا المعجل “ملتقطاً ترجمہ: اعتبار متبوع کی نیت کا ہے، نہ کہ تابع کی نیت کا، کیونکہ متبوع ہی اصل ہے، جیسے عورت شوہر کے ساتھ سفر پر ہو جس کا مہر معجل شوہر نے ادا کر دیا ہو۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، صفحہ741-744، دار المعرفہ، بیروت)

در مختار کی عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ رد المحتار میں فرماتے ہیں: ”(قولہ لأنہ الأصل) فھو المتمکن من الإقامۃ والسفر (قولہ وفاھا مھرھا المعجل) وإلا فلا تکون تبعا لأن لھا أن تحبس نفسھا عن الزوج للمعجل دون المؤجل “ترجمہ: ان کا قول کہ وہی اصل ہے یعنی وہی اقامت وسفر پر قدرت دینے والا ہے، اور ان کا قول کہ شوہر نے عورت کا مہر معجل ادا کر دیا ہو، ورنہ اگر ادا نہ کیا ہو، تو عورت تابع نہیں ہو گی، کیونکہ وہ مہر معجل کے لیے اپنے نفس کو شوہر سے روک سکتی ہے، نہ کہ مؤجل کے لیے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، جلد2، صفحہ742، دار المعرفہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”عورت جس کا مہر معجل شوہر کے ذمّہ باقی نہ ہو کہ شوہر کی تابع ہے، اس کی اپنی نیت بے کار ہے۔۔۔(اگر) عورت کا مہر معجل باقی ہے، تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے، لہٰذا اس وقت تابع نہیں “ملتقطاً۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ745، 746، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جب شوہر عورت کو مسافر ہونے یا مقیم ہونے کا اختیار دیدے، یا عورت کا مسافر یا مقیم ہونا باہمی رضامندی سے طے ہو جائے، تو اب شوہر اور عورت کی اپنی اپنی نیت کا اعتبار ہو گا، چنانچہ مبسوط سرخسی میں ہے: ”إنما یعتبر نیۃ الإقامۃ والسفر ممن ھو أصل دون التبع، **وإن کان الزوج أو السید خلی بین المرأۃ والعبد وبین النیۃ الآن تعتبر نیتھما؛ لأنھما صارا أصلین بھذہ التخلیۃ** مالم یرجع الزوج، والسید عنھا “ترجمہ: بیشک سفر واقامت میں اصل کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے، تابع کی نیت کا نہیں، اور اگر شوہر اپنی بیوی کو، یا آقا اپنے غلام کو نیت میں آزاد چھوڑ دے، تو اس وقت ان دونوں یعنی عورت اور غلام کی اپنی نیت کا اعتبار کیا جائے گا، کیونکہ اس آزادی کے سبب وہ دونوں اصل ہو جائیں گے (تابع نہیں رہیں گے) جب تک کہ شوہر اور آقا اس سے رجوع نہیں کر لیتے۔

(مبسوط سرخسی، جلد2، باب صلاۃ المسافر، صفحہ106، دار المعرفہ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net